45713-اگر کسی شخص کو کسٹم معاف ہو تو کیا کوئی اور شخص اس کے نام سے سامان خرید سکتا ہے ؟

سوال

میں اور میرے ساتھ کچھ بھائی ایسے ملک میں ڈپلومیٹ ہیں جہاں ہمیں کسٹم معاف ہے، اور اس ملک کے کچھ لوگ ہمارے نام سے سامان خریدنے آتے ہیں اور کسٹم کی اس چھوٹ کے عوض میں ہمیں کچھ مالی رقم بھی دیتے ہیں تو کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

یہ سوال دو امور پر مشتمل ہے :

اول :

جسے کسٹم کا نام دیا جاتا ہے، اور یہ وہ ٹیکس ہے جو سامان اور مال پر لیا جاتا ہے، اور مسلمانوں سے اس کا لینا تو بہت شدید حرام ہے، اور یہ وہی ٹیکس ہے جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بلاشبہ ٹیکس لینے والا جہنم میں ہے" مسند احمد حدیث نمبر (16553)، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ میں اسے صحیح قرار دیا ہے، دیکھیں حدیث نمبر (3405).

اور سوال نمبر (25758) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور انسان کے لیے ہر اس ممکن وسیلہ اور طریقہ کے ذریعہ اس حرام ٹیکس سے چھٹکارا پانا مشروع ہے جس کی بنا پر اسے کوئی نقصان یا اس سے بھی بڑھ کر فساد پیش نہ آتا ہو، اگرچہ یہ کسی حیلہ کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو یا اس پر ہونے والے ظلم سے چھٹکارا پانے کے لیے اسے پیسے ہی کیوں نہ ادا کرنے پڑیں.

اور اگر کوئی قائل یہ کہے کہ :

یہ تو انسان کا مال لے کر اپنے حق کو چھوڑنے اور ترک کرنے میں سے ہے اور ایسا کرنا جائز ہے (اور یہ فقہاء کے ہاں اسقاط یا فراغ کے نام سے جانا جاتا ہے، اور مالکیہ نے شفعہ کا حق ترک کرنے کے عوض میں مال لینے کو جائز قرار دیا ہے، اور احناف مال کے عوض ملازمت اور پرورش کا حق ترک کرنا جائز قرار دیا ہے.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ (243/4) (83/32).

تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

یہ اس میں سے نہیں، کیونکہ جو کسٹم معاف کرتے ہیں وہ صرف انہیں معاف کرتے ہیں جو ان کی لائن میں اور سلسلے کی کڑی کے ایک فرد ہوں، اور وہ اس امتیاز کو ایسی فرصت اور موقع بنانے کی اجازت نہیں دیتے کہ اس سے ان افراد کے علاوہ کوئی اور فائدہ اٹھائے، پھر کسی دوسرے کا مال واگزار کروانا دھوکہ اور حیلہ کی ایک قسم ہے، اور اگر یہ جائز بھی ہو تو ضرورت کی بنا پر ہو گا، اور اس کے پیچھے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا.

ذیل میں ہم بعض نصائح پیش کرتے ہیں :

1-اس سلسلہ میں ملازمت کرنے والے ڈپلومیٹ کو چاہیے کہ وہ اپنے بھائیوں کی بلا معاوضہ خدمت کریں، کیونکہ ایسا کرنا ان سے ظلم دور کرنے کے باب میں سے ہے اور یہ بقدر استطاعت واجب ہے.

2-اگر وہ یہ خدمت فری اور بلا معاوضہ نہیں کرنا چاہتے تو پھر وہ اس مثلی اجرت سے زیادہ وصول نہیں کرسکتے جو انہوں نے سامان کارگو کروانے اور اسے لینے اور سارے معاملات نپٹانے یا پھر اس کے ساتھ سفر وغیرہ میں خرچ کیا ہو.

اس کے ساتھ انہیں تنبیہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ نرمی کرنی چاہیے اور اس میں انہیں نیت اچھی رکھنی چاہیے، اور ان کا ہم و غم فقط مال جمع کرنا ہی نہیں ہونا چاہیے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم.